حضرت مولانا محمد ظہور الحق ظہور

اِنسانی حقوق کا تحفظ اور عظمت و اہمیّت تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں

ارشاد باری تعالےٰ ہے۔ اِنّ اللہ یامرکم ان تؤدّوا الامانات الی اھلھا۔
"بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو ان کی امانتیں ادا کرو۔" (القرآن، سورۃ النساء ۔ ۵۸)
ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا وفی شھرکم ھذا (الحدیث) رسول اللہ نے فرمایا۔ "بیشک تمہارے خون تمہاری جائدادیں اور تمہاری عزت و آبرو، مکہ شہر، ذوالحجہ کا مہینہ اور اس دن (عرفہ) کی طرح قابل احترام ہیں۔"

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ تمام بنی نوع انسان کو ایک خالق کی مخلوق اور ایک ماں باپ کی اولاد ہونے کے ناطے سے آپس میں سب کو باہمی محبت و پیار، اتفاق و اتحاد سے رہنے اور بلا امتیاز مذہب، رنگ و نسل و زبان قوم و ملک ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے کی تعلیم دیتا ہے جس طرح ایک دوسرے کے دکھ درد، اور خوشی و مسرت میں شریک ہونے اور ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت و نگہداشت کی ترغیب دیتا ہے۔

حقوقِ انسانی کی ابتداء حقوق انسانی کا سلسلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا مخلوق کی پیدائش کا جو انسان پیدا ہوتا ہے حقوق ساتھ لے کر پیدا ہوتا ہے اس لیے ان کو پیدائشی اور "بنیادی انسانی حقوق" کہا جاتا ہے۔

حقوق کی تشریح حقوق حق کی جمع ہے اور لغت میں حق کے متعدد معنی آتے ہیں۔ (۱) حق کے اصل معنی موافقت اور مطابقت کے ہیں اور اس کے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ کسی شے کو حکمت کے تقاضے کے مطابق کرنے والے کو حق کہتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کو حق کہا جاتا ہے کہ اس کا کوئی کام بھی حکمت کے تقاضے کے خلاف نہیں ہوتا۔ ۲۔ جو چیز تقاضائے حکمت کے مطابق پیدا کی جاتے اس چیز کو بھی حق کہتے ہیں۔
۳۔ کبھی یہ لفظ واجب اور لازم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وکان حقا علینا نصر المؤمنین (الروم۔ ۴۷) "ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے" حقوق العباد کے ضمن میں معروف معنی

تا ہیں کہ بحیثیت انسان ایک انسان پہ دوسرے انسان کے لیے کیا کیا واجبات و لوازم ہیں جو اس کے پاس بطور امانت ہیں اور جن کو بطریق امانت دوسروں کے لیے ادا کرنا ہے۔

تعلیماتِ نبوی تعلیماتِ نبوی سے مراد کتاب و حکمت (قرآن و حدیث) ہیں۔ نبی کریمؐ کتاب اللہ ہی کی تعلیم دینے کے لیے مبعوث فرمائے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا میں ہے۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ (البقرہ - ۱۲۹)
اے ہمارے پروردگار! ان میں ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمائیو جو تیری آیات کی تلاوت کرے اور کتاب اور حکمت یعنی قرآن اور دانائی کی باتیں (حدیث نبوی کی) تعلیم دے۔

سورہ آل عمران آیت ۱۶۴ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔
لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ "درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود ان ہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید جو اللہ کا کلام ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ارشادات طیبہ، سب تعلیمات نبوی ہیں۔

حقوق اور فرائض میں فرق حقوق کے ساتھ اکثر فرائض کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو میں نے کسی کے ادا کرنے ہوں وہ میرے فرائض ہوں گے اور جو میں نے کسی سے وصول کرنے ہوں وہ میرے حقوق ہیں۔

حقوق کی اقسام انسان جب کائنات میں پیدا ہوتا ہے تو اس کی سینکڑوں اشیاء سے اس کے تعلقات وابستہ ہو جاتے ہیں اور جس قدر وہ ترقی کرتا جاتا ہے اتنے ہی اس کے تعلقات بھی بڑھتے جاتے ہیں۔

۔ پہلا تعلق تو اس کے پیدا ہونے سے بھی پہلے اپنے خالق کے ساتھ ہوتا ہے جس نے اسے وجود بخشا، اس میں جان ڈالی اور دنیا میں بھیجا۔

۲۔ دوسرا تعلق اس کا اپنے ماں باپ کے ساتھ ہوتا ہے جو اس کے وجود میں آنے کے لیے واسطہ بن گئے اور اس کی پرورش کی۔

۳۔ تیسرا تعلق اس کا ماں باپ کے قریب سے قریب رشتہ داروں کے ساتھ ہوتا ہے جو اس کے ماں باپ کے رنج و راحت اور دکھ سکھ میں کام آتے ہیں اور شریک ہوتے ہیں پھر ان کے بعد دوسرے رشتہ داروں سے، پھر ہمسایوں سے،

پھر گاؤں والوں سے، پھر ملک والوں سے، اسی طرح غیر ملکیوں سے بھی اس کے تعلقات پیدا ہو جاتے ہیں انہی تعلقات کی بنیاد پر انسان پہ ہر ایک کے حسب مراتب حقوق قائم ہو جاتے ہیں اس بنا پر اسلام نے حقوق کو دو شعبوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

۱۔ ایک شعبہ خالق کے حقوق کا جو "حقوق اللہ" کہلائیں گے۔

۲۔ دوسرا شعبہ بندوں کے حقوق اور دوسری مخلوق کے حقوق کا۔

حقوق اللہ

خالق کائنات نے انسان کو زندگی عطا کی اور تمام مخلوق کو اس کی خدمت اور نفع رسانی کے لیے اس کا مطیع و مسخر بنا دیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا (البقرہ ۲۹) اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے روئے زمین کی تمام اشیاء پیدا کیں۔

• اس کے ساتھ ہی اپنے اس احسان کے لیے شکر گذاری کا طریقہ بھی بتایا۔ یہ طریقہ کیا ہے؟ چند فرائض کی بجا آوری ہے جن کا تعلق براہ راست خداوند کریم اور بندے سے ہے، سب سے پہلے اپنے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا اور شہادت دینا ہے پھر جسم اور اس کی توانائی کا شکر، نماز اور روزہ کی صورت میں ادا کرنا ہے۔ سیم و زر و دیگر اجناس کے عطیات کے اظہار تشکر کے لیے زکوٰۃ و صدقات و خیرات اور حج بیت اللہ کی ادائیگی لازمی قرار دی گئی۔

جانوروں پر تصرف اور گوشت پوست، دودھ، سواری اور بار برداری جیسی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے ساتھ قربانی کو رکھا گیا ہے تاکہ اظہار تشکر کے ساتھ یہ اعتراف و اقرار بھی ہو کہ ان اشیاء کا مالک میں نہیں بلکہ حقیقی مالک و مختار وہ ذات کبریا ہے جس نے ان اشیاء کو میرے لیے پیدا فرما کر میرے تابع بنا دیا۔ ان شکر گذاریوں اور عبادت گذاریوں کا نام حقوق اللہ رکھا گیا ہے جن کی ادائیگی بندہ پر فرض ہے یہ فرائض اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا تعلق متعین کرتے ہیں۔ یہ انسانی زندگی کا مقصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات ۵٦) "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا" اور بمطابق واعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئا اس وظیفہ عبودیت کو ادا کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، حقوق اللہ کی بنیاد ہے۔

حقوق العباد

معاشرے میں رہتے ہوتے ہر فرد کے ہر عمل کا اثر دوسرے افراد پر ہوتا ہے یہ اثر اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی، اس اثر کو اچھا بنانے کے لیے یا اس کے مضرت رساں اثرات کو کم کرنے کے لیے ہر معاشرہ کچھ اصول وضع کرتا ہے۔ اسلام نے بھی کچھ اصول وضع کیے ہیں ان اصولوں کا نام "حقوق العباد" ہے اور دین اسلام حقوق العباد کا اہم حصہ ہے۔ الغرض اسلامی معاشرہ کے دو اہم ستون ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد (انسانی حقوق)۔

حقوق اللہ کی درست اور صحیح ادائیگی کے بغیر انسان کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکتا نہ ہی دنیا و آخرت کے خسارے سے کسی صورت میں بچ سکتا ہے لیکن خدا کے نزدیک تعلیمات نبوی کے ذریعے حقوق اللہ سے بڑھ کر حقوق انسانی کی ادائیگی پر بڑا زور دیا گیا ہے جس سے حقوق العباد کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے کیونکہ حقوق اللہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ اور

اس کے بندے کے مابین ہے اور اللہ تعالیٰ ستار و غفار ہے اپنے حقوق کے معاملہ میں اپنے کمزور بندوں کی غفلت سے اکثر چشم پوشی فرماتا ہے ساتھ ہی یہ کہ وہ غنی ہے اسے یہ پروا نہیں ہے کہ کوئی اس کا حق ادا کرے یا نہ کرے۔ اور حقوق اللہ میں کوتاہی کے گناہ تو شاید اللہ تعالیٰ جو رحیم و کریم ہیں از خود یا ہماری پرخلوص توبہ "توبۃ النصوح" پر معاف فرما دیں۔ مگر حقوق العباد کا معاملہ اس سے مختلف ہے کیونکہ بندے کا گناہ تو بندہ ہی بخش سکتا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی پر ہمارے سماجی ڈھانچے کا انحصار ہے۔ فرد کے معاملات دوسرے افراد سے اور افراد کے معاملات ریاست کے ساتھ حقوق العباد کے شعبے میں آتے ہیں ان کا مکمل ادراک اور دیانتداری کے ساتھ ادائیگی ہی اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے ان کا نظر انداز کیا جانا، یا ان کی ادائیگی میں خیانت برتنا معاشرے کی تباہی اور آخرت میں رسوائی و محرومی و ندامت کا باعث ہیں۔

مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا جس کے پاس درہم و دینار وغیرہ نہ ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ مفلس وہ ہے جو آخرت میں اس حالت میں جائے گا کہ اس کے پاس نماز بھی ہے روزہ بھی ہے زکوٰۃ بھی ہے اور حج بھی، مگر ساتھ ہی اس نے دنیا میں کسی کو مارا بھی تھا کسی کو گالیاں دی تھیں کسی کی غیبت کی تھی (غرض دنیا میں بندوں کے حقوق کو نظر انداز کیا ہوگا) ان میں سے ایک آیا نماز لے گیا، دوسرا زکوٰۃ لے گیا، پھر بھی بعض حقدار بچ گئے تو اس پر ان کے گناہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اس طرح وہ شخص محروم ہو کر دوسروں کے گناہ لے کر جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔

خوفِ خدا کے تقاضے پر حقوق العباد ادا کرنے کا ایک سچا واقعہ

ضلع جہلم کے ریٹائرڈ ہیڈ کانسٹیبل چوہدری لعل دین کسی بزرگ عالم باعمل کی مجلسِ وعظ میں شریک ہوتے، جہاں انہوں نے ان بزرگ کی زبانی سنا کہ "اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی تو اپنے بندے کو معاف کر دے گا مگر وہ بندوں کے حقوق معاف نہیں کرے گا۔ کوئی انسان اپنا حق خود ہی معاف کر سکتا ہے" یہ بات چوہدری لعل دین صاحب کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو گئی انہوں نے اندر کے ضمیر اور محض خوفِ خدا کے تقاضا سے اپنی آبائی زمین میں سے ایک مرلہ زمین اکیس ہزار روپے میں فروخت کی اور ان لوگوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جن سے انہوں نے اپنی ملازمت کے دوران کبھی رشوت لی تھی وہ رشوت کی رقم بھی لوٹاتے ہیں اور معافی بھی طلب کرتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

حقوق اللہ کی امانت ہیں

چنانچہ قرآن مجید میں حقوق کی حفاظت کو ادائے امانت کے جامع اور اہم لفظ سے تعبیر کیا گیا اور فرمایا گیا انا عرضنا الامانة على السمٰوٰت والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلومًا جهولًا (الاحزاب ۷۲)

"ہم نے امانت کو پیش کیا آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے تو وہ اسے اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوئے اور

اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اٹھا لیا بیشک وہ ظالم اور جاہل ہے ۔ تفسیر خازن والے نے امانت سے مراد حقوق لی ہے اور تفسیر مدارک والے نے حَمَلَ الْاَمَانَۃَ کا معنی خیانت کرنا کیا ہے حملہا الانسان ای خانہا ۔ تفسیر احکام القرآن میں ابوبکر جصاص کی امانت پر بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ امانت دو قسم کی ہے ایک اعتقادات میں یعنی انہیں درست رکھنا، اس امانت میں کوتاہی کرے گا تو جاہل ہوگا ۔ دوسری قسم امانت عمل میں ہے ۔ اس میں حقوق العباد بھی آجاتے ہیں ۔ ان میں کوتاہی اور خیانت برتے گا تو وہ ظالم ہوگا ۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر آدمی کو امانت یا حقوق ابتدائے آفرینش سے ودیعت کئے گئے ہیں اور قیامت کے دن ہر شخص کا ان کے متعلق احتساب ہوگا ۔

حقوق کی امانت ادا کرنے کا حکم ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا (النساء ۔ ۵۸) ” بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو ان کی امانتیں ادا کرو “

امانت سے مراد یہاں حق ہے یعنی حق والوں کو ان کے حقوق ادا کر دو ۔

حقوق کو یہاں ادائے امانت سے تعبیر کرنے میں کئی فوائد کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے ۔ فائدہ نمبر۱ ۔ امانت کا لفظ امن سے مشتق ہے جس کے معنی سکون اور اطمینان کے ہیں ۔ حقوق انسانی کی ادائیگی سے معاشرہ کو امن و سکون حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی عدم ادائیگی کی صورت میں فساد، بگاڑ اور بے اطمینانی پھیلتی ہے ۔ فائدہ نمبر۲ ۔ یہ کہ انسان اس بات کو سمجھے کہ انسانی حقوق دراصل امانت ہیں ۔ جن کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا خیانت ہے ۔ فائدہ نمبر۳ ۔ یہ کہ امانت سے نیابت کا تصور پیدا ہوتا ہے جس سے انسان کو اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ انسان اپنے مالکِ حقیقی کا امین اور خلیفہ ہے ۔ انسانی حقوق کی ادائیگی اس کے حکم سے اور اس کے احکام کے مطابق ہونی چاہیئے اور حقوق کی ادائیگی اپنا فرض اور ڈیوٹی سمجھنا چاہیئے تاکہ معاشرہ میں امن و سکون قائم رہے اور فساد و انتشار پیدا نہ ہو ۔

حقوق النفس انسان کو دنیا کی ہر چیز سے جس سے اس کو نفع کا تعلق ہے ایک گونہ لگاؤ ہے اس سے وہ نفع اٹھایا جاتے جس کے لیے خدا نے اسے پیدا کیا ہے اور اس کو ہر اس پہلو سے بچایا جاتے جس سے اس کی نفع رسانی کو نقصان پہنچے اس ذمہ داری کا نام حق ہے از خود جس کو ادا کرنا ضروری ہے ۔ اسی طرح ہر انسان پہ دوسرے انسان کے کچھ حقوق ہیں بلکہ ہر انسان کا خود اپنے اوپر بھی حق ہے اس کے ایک ایک عضو کا اس کے اوپر حق ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ فان لنفسک علیک حقا ۔ فان لجسدک علیک حقا ۔ ولعینیک علیک حقا ۔

نفس کی تعریف نفس انسانی شخصیت کے ظاہری جسم اور اس کی باطنی کیفیتوں کے مجموعے کا نام ہے ۔ لہٰذا نفس کے حقوق وہی ہوں گے جو انسان کے ظاہری جسم اور اس کی باطنی روح کے حقوق ہیں ۔

س کے روحانی حقوق یہ ہیں

۱۔ نفس مطمئنہ کے تقاضے پورے کرکے اس کی بالادستی قائم کی جائے۔ انسان خیر کی استعداد کو عمل میں لائے تاکہ وہ خیر کا موجب بن جائے سفلی جذبہ شر کا مظہر بننے سے بچائے۔

۲۔ جذبہ عبودیت کی تسکین کا سامان پیدا کیا جائے یعنی اس کے لیے ایسے طریقۂ عبادت کو پیش کیا جائے جو اس کے فرائض منصبی سے ہم آہنگ ہو اور جو جسم و روح کی تطہیر کر سکے۔ لہٰذا نفس کے جذبۂ عبودیت کی تسکین کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جانی چاہیے۔

۱۔ نفس کی کثافت دور کی جائے اس کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہ کے تحت انسان اس عالم کائنات میں اپنا مقام اور منصب سمجھے کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ ہے۔ لہٰذا اس کو منشائے الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے۔ نفس کی کثافت دور کرنے کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ کسی اہل علم و عمل اور صاحب نظر و قلب کی صحبت سے مستفیض ہوا جائے بُری صحبت سے بچا جائے۔

نفس کا چوتھا روحانی حق، نفس کو ضبط و اعتدال کا پابند کیا جائے۔

نفس کے ظاہری یعنی جسم و جان کے حقوق یہ ہیں کہ اپنی جان و جسم کو اذیت نہ پہنچائے۔ قدیم مذاہب میں یہ غلط فہمی رواج پا گئی تھی کہ خدا کا قرب جان کو اذیت دینے سے ملتا ہے نفس کو جتنی تکلیف پہنچائی جائے گی اتنا ہی روحانی مقام اونچا ہوگا۔ اسلام اور تعلیمات نبوی بمطابق لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا (البقرہ۔ ۲۸۶) "اللہ تعالیٰ کسی پر ناقابل برداشت بوجھ نہیں ڈالتا۔" اور یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (البقرہ۔ ۱۸۵) "اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا" نفس کی تعذیب کی اجازت نہیں دیتے، ارشاد نبوی لا رھبانیۃ فی الاسلام اور قرآن مجید کے ارشاد وابتغ فیما اتاک اللہ الدار الاخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا "خدا نے تمہیں جو دے رکھا ہے اس میں آخرت کی فکر بھی کرتے رہو اور دنیا میں جو تمہارا حصہ ہے اسے بھی فراموش نہ کرو" کی روشنی میں اسلام کے اندر ترک لذات، ترک دنیا اور رہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں۔

الغرض جسم و جاں پر تشدد کرنا یا نفس کو عذاب میں مبتلا کرنا اسلام اور تعلیمات نبویہ کے منافی ہے۔ تعلیمات نبوی میں تو انسان کو تمام ذہنی، فکری صلاحیتوں اور جسمانی طاقتوں کو مناسب انداز سے بروئے کار لانے کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ جسم و جان کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ انہیں صحت مند رکھا جائے اور آرام پہنچایا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی فان لنفسک علیک حقًا ان تمام حقوق پر حاوی ہے۔

والدین کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں اپنے حقوق کو بیان فرمایا ہے وہاں والدین کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کے معرض وجود میں آنے کا انتظام فرمایا ہے۔ اسی طرح اولاد کے وجود میں لانے کے لیے والدین کو ذریعہ بنایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کے بعد بندوں کے حقوق میں سب سے مقدم حق انسان پر اس کے والدین کا ہے لہٰذا والدین بھی انسان کے تشکر کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان اشکرلی ولوالدیک "یعنی میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وقضیٰ ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا (بنی اسرائیل ۲۳) اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اسی طرح سورہ بقرہ آیت ۸۳ میں فرمایا گیا۔ لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ حسن سلوک میں ادب، تعظیم، اطاعت، رضا جوئی، خدمت سب داخل ہیں۔ والدین کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کا قرآن مجید نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ ہی انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھکے رہو اور دعا کیا کرو کہ اے پروردگار! ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بوڑھے والدین کی شان میں معمولی گستاخی تو کجا ناگوار لفظ کے استعمال سے بھی منع فرمایا ہے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے والدین کے حق میں دعا کرتے رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

والدین کے حقوق اور احادیث نبوی

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ جل شانہ کو سب کاموں میں کون سا کام زیادہ پسند ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ بروقت نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنا اس کے بعد اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۸۵ بخاری ومسلم)

(۲) ایک شخص نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ دونوں ہی تیری جنت یا دوزخ ہیں۔ یعنی ان کی اطاعت وخدمت جنت میں لے جاتی ہے اور ان کی بے ادبی اور ناراضگی دوزخ میں

والدہ کا حق والد کے مقابلہ میں تین گنا زیادہ ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا رشتہ داروں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تمہاری والدہ۔ سائل نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا، تمہاری والدہ۔ سوال کرنے والے نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تمہاری والدہ۔ چوتھی مرتبہ سوال کے جواب میں فرمایا تمہارا باپ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن سلوک اور احسان میں ماں کا حق تین حصہ ہے اور باپ کا ایک حصہ۔

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ
بندرگاہ کراچی
جہازرانوں کی جنّت

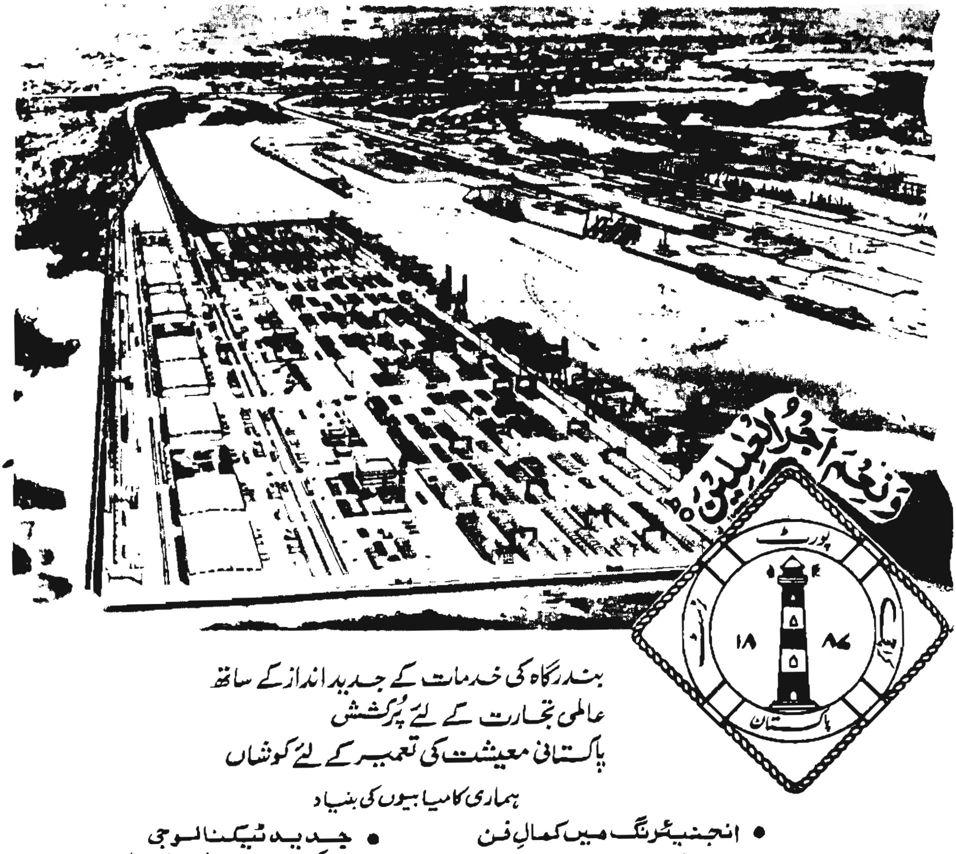

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجنیئرنگ میں کمالِ فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ویں صدی کی جانب رواں

بمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

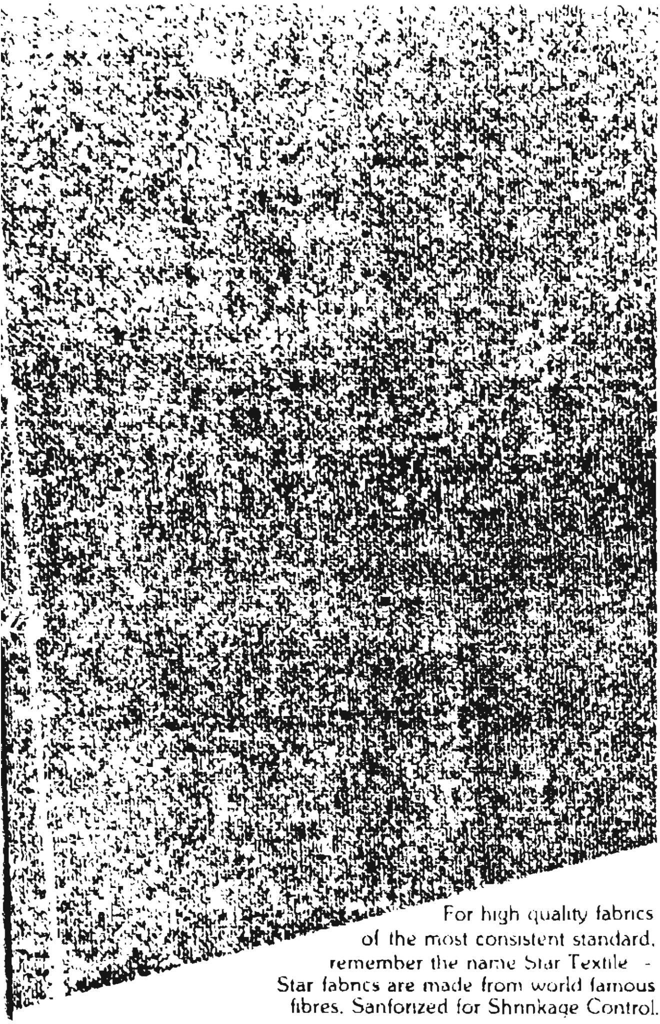

We've Developed Fabrics With Such Lasting Quality And Styl[e] That Theres Only One Word For I[t]

Star

For high quality fabrics of the most consistent standard, remember the name Star Textile - Star fabrics are made from world famous fibres. Sanforized for Shrinkage Control.

For the most comfortable and attractive shirting and shalwar qameez suits, look for the colour of your choice in Star's magnificent Shangrilla, Robin, Senator fabrics

To make sure you get the genuine Star quality, [lo]ok [f]or the Star name printed on the selvedge along every alternate metre

Star PRODUCT
REGISTERED USER.

SANFORIZED
REGISTERED TRADE MARK
OF CLUETT PEABODY & CO INC

[T]HE ESSENCE OF STYLE AND TOTAL COMFORT!

Star Textile Mills Limited Karachi

P O BOX NO 1400 Karachi 74000